عبدالمنان معاویہ

میرا وطن، میرا ملک میرا پاکستان....؟

میرے ایک مشفق بزرگ نے سوالیہ انداز میں مجھ سے پوچھا کہ: بھائی معاویہ میرے وطن پاکستان کا کیا بنے گا....؟ میرے ملک کا کیا ہوگا...؟

میں نے آج تک کسی شخص کی آنکھوں میں ملک کے لیے آنسو نہیں دیکھے تھے۔ میں نے کسی کا لب ولہجہ یوں درد سے بھرا ہوا نہیں دیکھا تھا۔ جی ہاں اپنے پیاروں کو یاد کر کے روتے لوگ دیکھے ہیں، اپنے محبوب دوستوں کی مشکلات پر پریشان ہوتے دیکھے ہیں، ملک کے لیے کون روتا ہے، کون آہیں بھرتا ہے؟ لیکن میں نے ایسا شخص دیکھا ہے۔

وہ جس ملک کے لیے اتنے بے چین نظر آرہے تھے اُس ملک کا الیکٹرانک و پریس میڈیا ان کے اسلاف کو آج تک اس ملک کا دشمن باور کراتا چلا آرہا ہے۔ کاش میڈیائی لوگوں کو اتنی توفیق حاصل ہوتی کہ آج وہ اُن کے کرب و بے چینی کو بھی منظرِ عام پر لاکر اہلِ وطن کو دکھا سکتے کہ اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں اپنے وطن کی سلامتی کے لیے بے چین ہیں اور قیامِ امن کے لیے روتے ہیں۔

آج ہم اپنے ملک کی اساس پر غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں کہ اس ملک کے قیام کا مقصد کیا تھا اور کیوں ضرورت محسوس کی گئی ایک الگ وطن کی، حالانکہ تقسیم سے قبل برصغیر میں مسلمان جہاں بھی قیام پذیر تھے اکٹھے تھے، لیکن تقسیم ہند کے بعد مسلمان تین حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ کیا ہمیں صرف ایک سیکولر نظام رائج کرنے کے لیے خطہ زمین درکار تھا؟ اگر ایک سیکولر ریاست کا قیام مقصود تھا تو ''بھارت کی حکومت دنیا کو یہی باور کرا رہی ہے کہ وہاں سیکولر نظام رائج ہے'' تو پھر علیحدگی اور تقسیم کا جواز کیا تھا؟ کیا ہم اقتدار کے مزے لوٹنے کے لیے الگ ہوئے تھے؟ اگر یہی مقصد تھا تو بانیانِ ملک کا دامن داغدار ہوتا ہے۔

جی ہاں بات بڑی واضح ہے کہ پاکستان کی اساس ملک میں ''نظامِ اسلام کا نفاذ'' کو قرار دیا گیا اور اسی لیے لاکھوں لوگوں نے ہجرت کی۔

لیکن میرے بزرگ عبداللطیف خالد چیمہ جس ملک کے لیے پریشان ہو رہے ہیں اس ملک کی بنیادیں لاکھوں انسانوں کے خون اور لاشوں پر استوار ہوئیں۔ ہزاروں مائیں بہنیں اور بیٹیاں اپنی عصمت بچاتے ہوئے لقمہ اجل بن گئیں اور ہزاروں کی عصمت دری کی گئی، لیکن آج اس ملک کے حکمران خود اپنے ہاتھوں سے اس ملک کو تباہ کر رہے ہیں۔ باغباں

چمن کی رنگینی کو ویراں کرنے پر تلا ہوا ہے آخر کیوں...؟

نجانے کیوں نجانے کس کے کہنے پر
وہ ظالم مجھ سے خفا ہی رہتا ہے

جس ملک کی اساس اسلام کو قرار دیا گیا، بدقسمتی سے سیکولر طبقہ اسی ملک کے سیاہ وسفید کا مالک بن گیا۔ اوراس کے حاشیہ برداروں نے عالمی استعمار اسلام کو دہشت گردی سے جوڑ دیا۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز اور دین والوں کو دہشت گرد قرار دے ڈالا۔ طرفہ تماشا ہے کہ جو تنظیمیں لسانی بنیادوں پر قتل وغارت گری کررہی ہیں جو جماعتیں صوبائیت و قومیت کو بنیاد بنا کر عوام کو آپس میں لڑوا رہی ہیں ان پر کوئی قدغن نہیں۔ جو لوگ کھل کر اپنے مخالفین کو ٹارگٹ کررہے ہیں ان کے لیے قانون نام کی کوئی شے حرکت میں نہیں آتی۔ کراچی میں ایک عرصہ سے علمائے اہلسنت والجماعت کو چن چن کر قتل کیا جاتا رہا تب بھی کوئی قانون حرکت میں نہیں آیا۔ ہزاروں بے گناہ لوگ ڈرون حملوں کی زد میں آکر جان کی بازی ہارتے رہے، کسی کی غیرت نہیں جاگی۔ پشاور سانحہ جس کی بھرپور مذمت مذہبی و دینی جماعتوں نے کی اور قاتلوں سے اظہار برأت کیا لیکن اس کو بنیاد بنا کر دینی کارکنوں کے خلاف آپریشن کیا جارہا ہے اور وہ بھی صرف ایک مکتبہ فکر کے خلاف ......اے نازنیں یہ ادائیں اچھی نہیں

میرے بزرگ عبداللطیف خالد چیمہ کو لاحق فکر بجا ہے کہ اب اس ملک کا کیا بنے گا جس میں دین سے محبت، دینی شعائر کا احترام، دینی شخصیات کی تعظیم اور تکریم اور ان کا دفاع جرم بن گیا ہو۔ جہاں امن کی بجائے عوام میں خوف و ہراس کی فضاء قائم کردی گئی ہو، واقعتاً اب اس ملک کا کیا بنے گا؟ ہم اُن شہداء کو کیا جواب دیں گے جنہوں نے ملک کے لیے قربانی دی تھی۔ انہوں نے اپنی جانیں اس خطہ زمین میں سیکولر نظام کے لیے نہیں بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے دی تھیں۔

افسوس! حکمرانوں نے قیام پاکستان کے مقاصد سے انحراف کیا اور انہیں فراموش کردیا۔ لیکن! میرا وجدان کہتا ہے کہ میرے بزرگ کی آنکھوں سے بہتے آنسو اُمید کے چراغ روشن کریں گے اور میرا وطن، میرا ملک، میرا پاکستان ایک دن ضرور نفاذِ اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوگا، یہاں اسلام کا سورج طلوع ہوگا جس کی روشنی سے پاکستان حقیقی اسلامی ملک اورامن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ (ان شاء اللہ)